• الکشاف الاقتصادی لآیات القرآن الکریم

تالیف محی الدین عطیہ

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ امریکہ ۱۹۹۱ء

صفحات ۶۰۰

پیش نظر کتاب کے مؤلف ڈاکٹر محی الدین عطیہ نے ۱۹۵۷ء میں قاہرہ یونیورسٹی سے کامرس فیکلٹی کے شعبہ معاشیات سے فراغت حاصل کی ہے۔ اور اسی یونیورسٹی سے مارکٹنگ کے موضوع پر ۱۹۶۴ء میں دراسات علیا کا ڈپلوما حاصل کیا ہے۔ وہ متعدد ادبی و علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ مذکورہ بالا کتاب جدہ کے عالمی مرکز تحقیقات برائے اسلامی معاشیات (المرکز العالمی لابحاث الاقتصاد الاسلامی) کے ایک پروجیکٹ کے طور پر تیار ہوئی تھی اور مرکز ہی کے مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ قرآنی تفاسیر کا ذخیرہ مختلف ادوار کے سیاسی، معاشی، دینی اور سماجی حالات و کیفیات کے جاننے کا ایک اہم ذریعہ ہے کیونکہ ان تفسیروں میں لازمی طور پر اسی عہد کے حالات و معاملات کا انعکاس پایا جاتا ہے۔ تفسیری کتابوں سے مختلف زمانوں میں پیدا ہونے والے مسائل اور ان کے حل پر قرآن کی روشنی میں مفکرین کی معاشی آراء و افکار اور قرآن کی معاشی تفسیروں یا قرآن میں مستعمل الفاظ کی تشریحات و تعبیرات کو تلاش کر کے یکجا پیش کرنا جو معاشی نقطۂ نظر سے اہمیت رکھتے ہیں علم و فن کی بہت بڑی خدمت ہے اور استاذ عطیہ نے اس کام کا بیڑا اٹھا کر بڑی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مصنف کا کہنا ہے کہ اس نے پورے قرآن کو بڑی توجہ سے پڑھا اور ان آیات و الفاظ کو اخذ کرنے کی کوشش کی ہے جن کی معاشی نقطۂ نظر سے اہمیت ہے اور ان کے اندر معاشی مطالب و مفاہیم پائے جاتے ہوں۔ پھر انھوں نے قرآن کی ایک منتخب تفسیر کا مکمل مطالعہ کیا تاکہ قرآنی الفاظ کے رموز و اسرار کا پتہ لگا سکیں اس کے لیے انھوں نے ابن الجوزی کی "زاد المسیر فی علم القرآن" کو چنا (ص ۱۶)۔ اس کے علاوہ انھوں نے درج ذیل پانچ تفاسیر کو بھی اپنے خصوصی مطالعہ میں رکھا:

الماوردی (م ۴۵۰ھ)، الرازی (م ۶۰۶ھ)، القرطبی (م ۶۷۱ھ)، ابن کثیر (م ۷۷۴ھ)، المنار

(سنہ ۱۳۵۴ھ)۔ مصنف نے ان تفاسیر کا مطالعہ اور ترجیح ترتیب زمانی کے مطابق رکھا ہے۔ اگر انھیں کہیں کسی لفظ کی تفسیر کسی سابق کتاب میں مل گئی تو پھر انھوں نے بعد کی تفاسیر میں اسے نہیں 'ڈھونڈا' الا ماشاء اللہ (ص ۱۷) کبھی کبھی ان چھ کتب تفاسیر کے علاوہ انھوں نے طبری اور سیوطی کی تفاسیر کی طرف بھی رجوع کیا ہے۔ موضوعات کی سرخیوں کے انتخاب کے وقت جو مفہوم ان کے ذہن میں آیا تھا اگر اس کی تائید ان کتب تفاسیر سے نہیں ہوئی تو انھوں نے سرخی میں کچھ ترمیم کر دی یا بدل دیا یا بالکل حذف کر دیا (ص ۱۷)۔ اس بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مصنف کے پیش نظر قرآن کے الفاظ یا اس سے متبادر معاشی معنی کی چنداں اہمیت نہیں ہے بلکہ ان کتب تفاسیر سے ان کی وضاحت و تائید ضروری رہی ہے۔ اس بات کو سامنے رکھیے تو کتاب کا نام 'الکشاف الاقتصادی لآیات القرآن الکریم' کے بجائے 'الکشاف الاقتصادی لبعض تفاسیر القرآن الکریم' غالباً زیادہ موزوں ہوتا۔

مصنف نے اپنے طریقہ انتخاب کے بارے میں وضاحت کی ہے کہ انھوں نے قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کا تتبع کیا ہے اور مذکورہ بالا کتب تفاسیر کے ذریعہ اس کشاف کے موضوع سے متعلق لفظوں کا انتخاب کیا ہے۔ اور اقتصادیات کے محدود علمی معنی میں نہیں بلکہ اس کے وسیع تر معنوں میں ایک محقق کی متوقع ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اسی لیے انھوں نے (بقول خود) ان تمام قرآنی الفاظ و اصطلاحات کو جمع کیا ہے جن کا تجارت، مالیاتِ عامہ، محاسبہ ACCOUNTING احصاء STATISTICS اور تامین یا بیمہ INSURANCE جیسے موضوعات سے تعلق ہے کیونکہ یہ موضوعات معاشیات اور مالیات سے گہرا ربط رکھتے ہیں۔[۱۵]

مذکورہ بالا تعارف کے بعد جب ایک قاری کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے سخت مایوسی ہوتی ہے۔ خاکسار کے اس سخت تاثر کے اسباب کی تفصیل نیچے درج ہے:

۱۔ اس کشاف میں بڑی تعداد میں ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جن کا معاشیات یا اس کے متعلقہ موضوعات سے تعلق قائم کرنے کے لئے بڑے تصنع اور تکلف سے کام لینا پڑے گا۔ جو تفسیری اقتباسات ان الفاظ کے سلسلہ میں دیے گئے ہیں ان میں بھی اسی طرح کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر تکلفات و تاویلات کا سہارا لیا جائے تو قرآن کا ہر لفظ الکشاف

الاقتصادی میں درج کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ محسوس ہوتا ہے کہ انتخاب الفاظ میں کسی ایک معیار کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جس طرح کے الفاظ منتخب کیے گئے ہیں (قطع نظر اس سے کہ ان کی معاشی اہمیت کیا ہے)، بالکل اسی طرح کے بہت سے دوسرے الفاظ کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے یہ کہنا مشکل ہے کہ جو تفاسیر مصنف کے پیش نظر رہی ہیں وہ بالکل ان کے ذکر سے خالی تھیں۔ اس طرح کے الفاظ کی ایک تقابلی فہرست ذیل میں بطور مثال پیش ہے:

الفاظ جو کشاف میں درج ہیں:	الفاظ جو درج نہیں ہیں:
۱۔ از قسم نباتات و میوہ جات*	
اثل ص۲۷**، الرمان ص۲۸۵، القثاء ص۴۵۶	سدر ۳۴:۱۶***، یقطین ۳۷:۱۴۶۔ کافور ۷۶:۵
الاعناب ص۶۰ النخلۃ ص۵۳۵ وغیرھا	بقل ۲:۶۱، لینۃ ۵۹:۵ زنجبیل ۷۶:۱۷
۲۔ از قسم حیوانات و حشرات	
بقرۃ ص۱۴۸، الضأن ص۳۵۷	عجل ۲۰:۸۸؛ ۷:۱۴۸، غنم ۶:۱۴۶! معز ۶:۱۴۳
الجراد ص۱۸۳ وغیرھا	ھدھد ۲۷:۲۰، القمل ۷:۱۳۳، القردۃ ۲:۶۵، ۷:۱۶۶ وغیرھا
۳۔ از قسم مطعومات	
عدس ص۳۹۶، صبغ ص۳۴۱	خبز ۱۲:۳۶، لحم ۱۶:۱۴، شحم ۶:۱۴۸
عسل ص۴۰۲، فوم ص۴۵۲	عصیر ویعصرون ۱۲:۳۶، ۴۹، بصل ۲:۶۱
اللبن ص۴۷۷، المن ص۵۱۹	سلوی ۲:۵۷
الملح ص۵۱۵	عذب فرات ۲۵:۵۳، ۳۵:۱۲

نوٹ:* یہ تقسیمات تبصرہ نگار کی ہیں اس سے مزید یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کتاب میں کس طرح کے الفاظ درج ہیں۔

** الکشاف الاقتصادی کا صفحہ نمبر۔

*** سورہ نمبر: آیت نمبر۔

۴۔ از قسم معادن و سلعات

الحدید ص۱۹۷، الذہب ص۲۴۹، آنیہ ص۲۲	الزجاجۃ ۳۵:۲۴، مہل ۴۵:۴۴/ ۲۹:۱۸، قدور ۱۳:۳۴-
الفضۃ ص۴۴۲، القطر ص۴۶۴	عہن: ۵:۱۰۱ غزل ۹۲:۱۶، ۲۵:۴
المرجان ص۵، سرابیل ص۳۲	یاقوت ۵۸:۵۵، نعل ۱۲ : ۲۰، رصاص ۴:۶۱

۵۔ ناپ تول کے الفاظ

کیل ص۴۷۵ وزن ص۵۵۴	خرص ۱۱۶:۶، ۱۰:۶۶، قدر ۱۶:۸۹
	اغتراف و غرفۃ ۲۴۹:۲، القسطاس ۳۵:۱۷

۶۔ نجاست و محرمات

الخنزیر ص۲۲۸	الکلب ۱۷۶:۷، الذئب ۱۴:۱۲، ۱۷
الدم ص۲۴۱	الفرث ۶۶:۱۶، الصدید ۱۶:۱۴، الغسلین ۳۶:۶۹

۷۔ اعمال

الاحصاء ص۳۹، الاداء ص۴۰	الحساب ۳۰۳:۲ وغیرہ، توفیۃ ۶۸:۱۲
التدمیر ص۱۵۶	التعمیر: ۳۵:۲، البناء ۴۶:۴، ۱۴۸:۱، نحت ۱۴۹:۲۶
فساد ص۳۴۶	الاصلاح ۳۹:۵، اغناء ۳۲:۲۴، اقناء ۴۸:۵۳

۸۔ مظاہر قدرت

الرخاء ص۲۶۵، الحیاۃ ص۲۱۱	العاصفۃ ۲/۲:۷۷، الموت ۱۶۴:۲، السنین ۱۳۰:۷
المزن ص۵۰۱، السحاب ص۳۰۷	المطر ۴۰:۲۵ وغیرھا، السماء ۱۲:۱۷ وغیرھا، البرد ۴۳:۲۴ وابل ۲۶۴:۲
سنۃ اللہ ص۳۲، الطوفان ص۳۷۱	فطرۃ اللہ ۳۰:۳۰، السیل ۱۷:۱۳/ ۱۶:۳۴
الطغیان ص۳۷	غیض الماء ۴۴:۱۱، اعصار ۲۶۶:۲

۹۔ صفات

الرحمۃ ص۲۶۱، الثواب ص۱۷۸	النقمۃ والانتقام ۷۴:۹، ۴۷:۱۳، العذاب ۱۰۷:۲ وغیرھا
السعۃ ص۳۱۱، الضیق ص۳۶۵	مراغم ۱۰۰:۴
الرشد ص۲۸۱، السفہ ص۳۱۵	النکاح ۶:۴، الحلم ۳۲:۵۲ وغیرھا، عقل ۴۴:۲، ۷۳/ ۷۶ وغیرھا

الشکر ص۳۳۵، الاجل ۲۷	الصبر ۱۰۳:۳، عجلٌ ۲۱:۳۷، أمد ۳:۳۰/۷۲:۲۵
الشقاء ص۳۳۵، البطر ص۱۴۲	السعادۃ ۱۱:۱۰۸، ۱۰۵، اختیال و مختال و فخور ۴:۳۶ وغیرھا
خوف ص۲۲۸	الحزن ۳۵:۷، الزیغ ۳:۷، الضغن ۴۷:۲۹، ۳۷
حسد ص۲۰۳	نصح ۱۱:۳۴

راقم حروف کے پیش نظر یہ نہیں ہے کہ کوئی ایسی وسیع فہرست پیش کرے جس میں وہ تمام الفاظ جمع کر دیے جائیں جو مصنف نے کسی ادنیٰ تعلق سے درج کر دیے ہیں اور ان کے بالمقابل وہ بے شمار الفاظ بھی تحریر کر دیے جائیں جو درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ مذکورہ بالا تقابلی فہرست یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ کتاب میں جامعیت و مانعیت یکسر مفقود ہے۔ اس لئے مصنف کا یہ دعوی کچھ زیادہ وقیع نہیں معلوم ہوتا کہ ”اس نے ان تمام قرآنی الفاظ و اصطلاحات کو جمع کیا ہے جن کا تجارت، مالیات عامہ، محاسبہ، احصا، اور تأمین جیسے موضوعات سے تعلق ہے کیونکہ یہ موضوعات معاشیات و مالیات سے گہرا ربط رکھتے ہیں۔“

۳۔ تعجب اس پر ہے کہ مصنف نے لفظ ”عدس“ کو اتنا اہم قرار دیا کہ اس کی آیت کو بغیر کسی تفسیری نوٹ کے بھی درج کرنا ضروری سمجھا (ص ۳۹۶) حالانکہ انھوں نے التزام کیا تھا کہ صرف ان ہی الفاظ کو شامل کریں گے جن کی تفسیر چھ کتب تفاسیر میں سے کسی نہ کسی میں آئی ہے۔

۴۔ مزید تعجب کی بات یہ ہے کہ معاش و معیشت سے نہایت گہرا ربط رکھنے والے بہت سے الفاظ سرے سے غائب ہیں۔ اس کوتاہی کے لیے یہ عذر نہیں پیش کیا جا سکتا کہ انکی تشریحات سے مصنف کے پیش نظر کتب تفاسیر خالی تھیں۔ اس طرح کے کچھ الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

الاستعمار ۱۱:۶۱	ثمن ۱۲:۲۰	غلول ۳:۱۶۱
الاستکثار ۷۴:۶	قناعہ ۲۲:۳۶	المعتر ۲۲:۳۶
قتور ۱۷:۱۰۰	دینار ۳:۷۵	دراھم ۱۲:۳۰
قیام ۴:۵، ۵:۹۷	زخرف ۴۳:۳۵	زھرۃ الحیاۃ الدنیا ۲۰:۱۳۱
مخمصہ ۵:۳، ۹:۱۲۰	کساد ۹:۲۴	عرض الحیاۃ الدنیا ۴:۹۴، ۸:۶۷،
		[illegible]

عفو ۲: ۲۸۹ رهبانية ۵۷: ۲۷ تکاثر ۵۷: ۲۰، ۱۰۲: ۱

مرتب نے اپنے مقدمہ کے آغاز میں تحریر کیا ہے کہ "کتاب کا مقصد ان محققین کی مدد کرنا ہے جو اسلامی معاشیات پر بحث وتحقیق کا کام کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنے دینی واسلامی ورثہ تک انکی رسائی نہیں ہے"۔ (ص۱۵) مذکورہ بالا نقائص کو دیکھتے ہوئے یہ بات بلاتامل کہی جاسکتی ہے کہ کتاب اپنے مقصد کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہے۔ جن اداروں کی امداد واہتمام سے کتاب شائع ہوئی ہے یہ ان کے معیار کے بارے میں بھی شک وشبہ پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ خدا کرے آئندہ طباعتوں میں یہ خامیاں دور ہوسکیں۔

(عبدالعظیم اصلاحی)

• پوتر قرآن (سُگم پرچیہ)

مترجم ونود چندر پانڈے

ناشر: سدھارتھ پبلی کیشنز، نئی دہلی۔ ۲۰

سنہ اشاعت ۱۹۹۴ء ہدیہ: ۵۰۰ روپے

"پوتر قرآن (سگم پرچیہ)" کے نام سے ہندی میں قرآن کا ایک نیا ترجمہ ابھی حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس کے مترجم شری ونود چندر پانڈے ہیں جو بھارت سرکار کے کیبنٹ سکریٹری رہ چکے ہیں۔ پانڈے جی نے لکھا ہے کہ قرآن انسانی کلام نہیں ہے بلکہ وحی ہے۔ اس لیے اصل قرآن (عربی متن)، کی جگہ کوئی ترجمہ نہیں لے سکتا خواہ وہ کتنا ہی کامیاب ترجمہ کیوں نہ ہو۔ پانڈے جی لکھتے ہیں کہ ان کی یہ کوشش محض اس لیے ہے کہ ہندی جاننے والے لوگ قرآن کے پیغام سے واقف ہوسکیں۔

پانڈے جی نے قرآن کا ترجمہ نثر میں کرنے کے بجائے نظم معرّٰی میں کیا ہے اور اس کی وجہ موصوف نے یہ بتائی کہ قرآن کی آیات میں نغمگی اور صوتی آہنگ پایا جاتا ہے اس کے علاوہ اکثر سورتوں میں کئی تھیم THEME ہیں اور ان کے مابین نہایت لطیف سلسلہ وربط پایا جاتا ہے، نثری ترجمے میں اس کی رعایت نہایت دشوار ہے۔

مترجم نے اپنی ایک گفتگو میں کہا کہ میں ونوبا بھاوے کے اس کام کو صحیح نہیں سمجھتا